File: 1445 Email Urdu-Print | UTX
SN: 78 Date: 28-August-2023 | HAQ

مراسلہ شعبہ انٹرنیٹ وآن لائن فتوی برائے

Darul Ifta, Darul Uloom Deoband

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

مرسل:

تاریخ مستفتی: August 26, 2023 9:44 PM تاریخ روانگی: 09/02/1445 مراسلہ ای میل: 117 دستخط

کاروائی	دار الافتاء و شعبہ انٹرنیٹ! حسب ضابطہ کاروائی کریں	کاروائی دار الافتاء: تاریخ وصولیابی:	دستخط:	کاروائی شعبہ انٹرنیٹ:
دفتر اہتمام:	دستخط: تاریخ:	اندراج کنندہ:	سکین کنندہ:	ترسیل جواب: ٹیکسٹ / اپلوڈنگ / PDF تاریخ دستخط:

استفتاء نمبر: ۲۲۶۲/رس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔ یمین، نذر اور تعلیق میں احناف کے لیے مسلکِ غیر پر کب فتویٰ دینا جائز ہے؟

موجودہ حالات میں کم علمی یا حالات کے نزاکت کو دیکھتے ہوئے لوگ ایسی قسمیں کھالیتے ہیں جن کا پورا کرنا ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ جیسے کہ کسی کے قتل کی قسم کھالی یا کوئی ایسی قسم کھالی جس کو پورا کرنا اس کے بس کی بات نہیں بسا اوقات ایسی نذر مان لیتے ہیں کہ جن سے وہ عاجز آجاتے ہیں جیسے کہ کسی نے نذر مان لی کہ اگر میرے بیٹے کو نوکری مل گئی تو پوری زندگی ہر ماہ 10 روزے رکھوں گا یا کسی نے یوٹیوب چینل کھولا اور یہ نذر مان لی کہ میرے جتنے سبسکرائبرز ہونگے اتنی تعداد میں دن میں رکعات پڑھوں گا، اب سبسکرائبرز 1000 ہو گئے تو اب وہ نذر پوری کرنے سے عاجز ہے

(نیز بسا اوقات سبسکرائبرز 10 ہزار اور لاکھ سے بھی تجاوز کر جاتے ہیں)

بسا اوقات ایسی تعلیق کر لیتے ہیں جس کو پورا کریں تو طلاق ہو جائے گی اور اگر نہ پورا کریں تو رجوع نہیں ہے جیسے کسی شوہر نے اپنی بیوی سے جھگڑے میں کہا کہ اگر تم نے اپنے والد یا بیٹے کے گھر میں قدم رکھا تو تمہیں طلاق۔ کچھ دن جھگڑا ختم ہو جاتا ہے تو اب وہ بیوی پھنس گئی ہے کہ والد یا بیٹے کے گھر قدم نہیں رکھ سکتی ورنہ طلاق ہو جائے گی۔ تو ان حالات میں کیا اس طرح کی نذر، قسم اور تعلیق میں رجوع کی یا مسلکِ غیر پر فتویٰ دے کر کچھ تخفیف پیدا کرنے کی گنجائش ہے کہ نہیں؟

مندرجہ بالا مثالیں حقیقت پر مبنی ہیں، کوئی فرضی نہیں۔ ان دنوں اس قسم کے بہت سے مسائل پیش آرہے ہیں۔

2۔ موجودہ حالات میں کیا مذکورہ بالا مسائل میں کچھ نظر ثانی کی ضرورت ہے کہ نہیں؟

جبکہ حالات بہت سخت ہیں، امت کافی پریشان ہے اور کم علمی میں ایسی چیزوں کو کر بیٹھتی ہے جن کو پورا کرنا ان کے لیے ممکن نہیں۔

حضرت سے درخواست ہے کہ اس پر ائمہ اربعہ کی آراء اور موجودہ دور میں ان مسائل میں نرمی برتتے ہوئے مسلک غیر پر اجازت دینے کی حاجت کو واضح فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔ والسلام

جواب نمبر: ۱۲۷/رس/۱۴۴۵ھ تاریخ: کتاب / باب:

ایمان شیوعِ جہل کی وجہ سے ایمان کے باب میں مذہب غیر پر فتوی (عمران ۲۲۶۲/۴۵ھ / میل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامدًا ومصلیًا ومسلمًا، الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ: سوال میں آپ نے جس صورت حال کا ذکر کیا ہے، اس کے پیش نظر مسلک غیر پر فتوی دینے کی اجازت نہیں ہے، اس صورت حال میں مسلک غیر پر فتوی دینے کے بہ جائے ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں میں دینی بیداری پیدا کی جائے، احکام

شرعیہ پر عمل کی اہمیت بتلائی جائے، آپ نے سوال میں جن جزئیات کا ذکر کیا ہے، ان میں سے بیشتر کا حضرات فقہا نے حل لکھا ہے، مثلا: اگر گھر میں داخل ہونے پر طلاق مغلظہ کو معلق کرے تو آدمی ایک طلاق دیدے پھر جب عدت گزر جائے تو بیوی وہ کام کرڈالے پھر تجدید نکاح کرڈالے، اسی طرح اگر زیادہ مقدار میں روزہ یا نماز کی نذر مانے تو عدم استطاعت کی صورت میں حسب ضابطہ فدیہ دے سکتا ہے اور بسا اوقات محض کفارۂ یمین سے آدمی کا ذمہ فارغ ہو جاتا ہے، حاصل یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں مسلک غیر پر فتوی دینے کی اجازت نہیں ہے۔ إذا نذر أن يصوم كل خميس يأتي عليه فأفطر خميسا واحدا فعليه قضاؤه كذا في المحيط. ولو أخر القضاء حتى صار شيخا فانيا أو كان النذر بصيام الأبد فعجز لذلك أو باشتغاله بالمعيشة لكون صناعته شاقة فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا على ما تقدم، وإن لم يقدر على ذلك لعسرته يستغفر الله إنه هو الغفور الرحيم، ولو لم يقدر لشدة الزمان كالحر فله أن يفطر وينتظر الشتاء فيقضي كذا في فتح القدير. هذا إذا لم يكن نذره بالأبد هكذا في الخلاصة.[الفتاوى الهندية ١/ ٢٠٩](ثم إن) المعلق فيه تفصيل فإن (علقه بشرط يريده كأن قدم غائبي) أوشفي مريضي (يوفي) وجوبا (إن وجد) الشرط (و) إن علقه (بما لم يرده كإن زنيت بفلانة) مثلا فحنث (وفى) بنذره (أو كفر) ليمينه (على المذهب) لأنه نذر بظاهره يمين بمعناه فيخير ضرورة......(قوله بشرط يريده إلخ) انظر لو كان فاسقا يريد شرطا، هو معصية فعلق عليه (شامی [illegible]) — فقط

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible] غفرلہ

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

[illegible]/٩/[illegible] = ١٤٣٥/٢/٢٧ھ

الجواب صحیح

محمود حسن غفرلہ

بلند شہری

٢٧/٢/١٤٣٥ھ

الجواب صحیح

[illegible]

٢٧/٢/١٤٣٥ھ